# فضلائے دارالعلوم حقانیہ (ضلع نوشہرہ) کی تصنیفات کا فقہی مسائل میں تجزیاتی مطالعہ

# *Analytical Study of Schalors of Darul Uloom Haqqania (District Nowshra) and their Books on Jurisprudential issues*

**Dr. Faiz ul Islam**
*Ph.D Islamic Studies, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan:*
faizulislam260@gmail.com

**Taj Ud Din Harifal**
*Visiting Lecturer, Department of Arabic, University of Balochistan, Quetta.*

**Dr. Muhammad Hammad**
*Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Islamabad:*
hammad.kasher@yahoo.com

**Abstract:**
*This study explores the jurisprudential contributions of the Schalors (scholars) of Darul Uloom Haqqania, located in Nowshera District, Pakistan, and examines their influential books on Islamic jurisprudence (fiqh). Darul Uloom Haqqania, a prominent seminary within the Deobandi tradition, has been a significant center for Islamic learning and scholarship. This research aims to analyze the specific jurisprudential issues addressed by its scholars and the impact of their works on contemporary Islamic legal thought. The study employs a qualitative methodology, including textual analysis of key jurisprudential works authored by scholars affiliated with Darul Uloom Haqqania. It investigates how these texts contribute to the understanding and application of Islamic law, considering historical contexts, methodological approaches, and doctrinal stances. By evaluating these scholarly contributions, the research seeks to highlight the evolution of legal opinions and the scholarly debates that have shaped modern interpretations of fiqh. The findings reveal how*

*the scholars of Darul Uloom Haqqania address various jurisprudential issues, reflecting their responses to socio-political contexts and their engagement with classical Islamic legal traditions. This study contributes to a deeper understanding of the role of Darul Uloom Haqqania in the broader landscape of Islamic jurisprudence and its influence on legal practices and scholarly discourse within the Deobandi tradition and beyond.*

**Keywords:** Jurisprudential, Haqqania, Issues, Review, Textual Analysis, Islamic History.

## تعارف:

آج کے اس پر فتن دور میں جو نت نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اور صنعتی اور فکری انقلاب نے جو بہت سے مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ ان مسائل کا حل کرنا ایک مشکل اور دشوار کام ہے۔ ان مشکل اور دشوار کام کو حل کرنا علماء کرام کے ذمہ ہے۔ اور وہی ان مسائل کے صحیح حل اور تلاش کرنے کے اہل ہیں۔ چنانچہ ہر زمانہ کے اہل علم اور اہل افتاء نے اپنے اپنے دور کے مسائل حل کیے ہیں۔ موجودہ دور میں بھی ان مسائل کے لئے ایسی متعدد کوششیں جاری ہیں۔ اور ان مسائل کے حل کرنے میں جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فضلاء کا ایک اہم کردار ہے۔ پاکستان میں فقہ کے میدان میں کافی کام ہوا ہے۔ اور بڑے بڑے علماء کرام نے فقہی مسائل پر بے شمار تصنیفات لکھی ہیں۔ لیکن آج جن خدمات کا ذکر کرنے ہم جا رہے ہیں۔ وہ فقہی مسائل میں فضلائے حقانیہ کی تصنیفات کا تجزیاتی مطالعہ کے بارے میں ہیں۔ ذیل میں اُن فضلاء کی تصنیفات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔

## اہمیت موضوع:

مذکورہ موضوع اس وجہ سے بھی اہمیت کا حامل ہے۔ کہ معاشرے پر دارالعلوم حقانیہ کے فضلائے کرام کی فقہ کے میدان میں تحریری خدمات واضح ہو جائے گی۔ اور ان کو فقہ مسائل کے بارے میں آگاہی حاصل ہو جائے۔

## سبب اختیار موضوع:

پاکستان میں فقہ کے میدان میں بہت زیادہ کام ہوا ہے۔ ان میں صوبہ خیبر پختونخوا کی مشہور جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کی خدمات کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ اس وجہ سے فقہی مسائل کے حوالے سے فضلاء حقانیہ کی خدمات کو منظر عام پر لانے کے لئے موضوع بحث بنایا گیا۔

## موضوع پر کیا گیا سابقہ کام:

مذکورہ موضوع پر کسی دینی ادارے یا یونیورسٹیز کے جرنلز میں کوئی تحقیقی ریسرچ پیپر نہیں لکھا گیا ہے۔

## مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحبؒ

پیدائش:

آپ مولانا سید قدرت شاہ کے گھر 1930ء کو اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے۔[1]

ابتدائی دینی و عصری تعلیم:

آپ نے 1942ء کو انجمن تعلیم الاسلام سے چوتھی جماعت پاس کی اس کے اگلے سال اسی سکول کے شعبہ عربی میں داخلہ لیا عربی کے شعبہ میں مولانا قاضی حبیب الرحمن (فاضل دیوبند) سے استفادہ کیا۔ 1944ء میں اپنے والد محترم سے فارسی نظم اور صرف و نحو کے قواعد سیکھے اسی طرح 1945ء میں مولانا عبد الرحیم (المعروف قصابانو حاجی صاحب) سے بھی فارسی کی کچھ کتابیں پڑھیں۔ 1946ء میں شیخ الحدیث مولانا پیر کرم شاہ صاحب سے کافیہ، بدیع المیزان اور میبذی کی کتابیں پڑھیں۔ 1947ء میں مولانا عبد الحق صاحب سے دوبارہ کافیہ، تحریر سنبٹ اور میبذی وغیرہ پڑھیں اسی طرح 1948ء میں شرح جامی اور نور الانوار پڑھیں۔ 1949ء میں مختصر المعانی اور ہدایہ پڑھی۔ 1950ء میں شرح العقائد اور جلالین شریف پڑھی۔ 1951ء کو مشکوۃ شریف پڑھی 1953ء کو مولانا عبد الحق صاحب سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔[2]

درس و تدریس:

فراغت کے بعد 1953ء ہی میں درہ آدم خیل ہائی سکول میں عربی استاد مقرر ہوئے لیکن ایک سال بعد یعنی 1954ء کو جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تدریس کا آغاز کیا تدریس کا یہ سلسلہ 1973ء تک جاری رہا۔ 1989ء میں مسجد نبویؐ میں مدرس مقرر ہوئے، اور ڈھائی سال تک پڑھاتے رہے۔ 1992ء کو دارالعلوم کراچی میں بحیثیت مدرس آپ کی تقرری ہوئی۔ 1993ء کو احسن العلوم کراچی میں تدریس کی خدمات سر انجام دیں۔ 1994ء میں مدرسہ منبع العلوم میران شاہ میں دو سال تک پڑھایا۔ 1996ء کو جامعہ حقانیہ

---

[1] مولانا سعید الحق جدون، مطالعہ علوم القرآن، اصول و مبادی (اکوڑہ خٹک: مکتبہ سید احمد شہید، طبع مارچ 2018) صفحہ: 23

[2]، داستان رفتگاں، ص: 475

تشریف لائے۔ آخری سانس تک اسی جامعہ میں پڑھاتے رہے آپ نے تقریباً47سال تدریس کے میدان میں گزارے جن میں چالیس سال جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں گزارے[3] ڈاکٹر صاحب محقق عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین داعی اور مبلغ بھی تھے۔[4]

مشہور اساتذہ کرام:

(1) شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب

(2) مفتی محمد حسن امرتسری صاحب[5]

(3) مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب[6]

(4) شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری صاحب[7]

---

[3] نفس مصدر، ص:475

[4] ماہنامہ القاسم، نوشہرہ، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، جنوری 2016ء ص:34

[5] آپ 1878ء کو واہ مل پور میں مولانا اللہ داد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ یہ علاقہ حسن ابدال (پاکستان) سے سات میل کے فاصلہ پر ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی۔ عربی، صرف و نحو کی کتابیں اٹک کے علاقے میں جبکہ فلسفہ اور منطق کی تعلیم ہزارہ کے علاقے میں مولانا محمد معصوم صاحب سے حاصل کی۔ مولانا معصوم صاحب جب امرتسر (ہندوستان) میں مدرس مقرر ہوئے۔ تو آپ کو اپنے پاس بلالیا۔ جہاں پر آپ نے بقیہ علوم وفنون، تفسیر وحدیث اور فقہ وکلام کی تعلیم مکمل کی۔ مدرسہ غزنویہ میں دورہ حدیث کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ جہاں مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے دوبارہ دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کیا۔ یکم جون 1961ء کو آپ وفات پاگئے، (اکابر علماء دیوبند، ص:164۔168)

[6] آپ 1900ء میں ہندوستان کے شہر کاندھلہ ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم خانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون میں حاصل کی۔ اور اعلی تعلیم کے لئے مظاہر العلوم سہارنپور اور دارالعلوم دیوبند کا انتخاب کیا۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے۔ کہ جن اساتذہ سے آپ نے پڑھا تھا۔ ان کی سرپرستی میں دارالعلوم دیوبند میں پڑھاتے بھی رہے۔ اسکے علاوہ مدرسہ امینیہ دہلی، حیدر آباد دکن، جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ اشرفیہ میں بھی آپ شیخ التفسیر و شیخ الحدیث کے عہدوں پر فائز رہے۔ مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ وغیرہ آپ کے اساتذہ کرام ہیں۔ 26 جولائی 1974ء کو لاہور میں وفات پائی۔ (مولانا ادریس کاندہلوی احتساب قادیانیت (ملتان: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اشاعت اول: جون 1997ء) ص:5۔6)

[7] آپ 1887ء کو قصبہ جلال ضلع گوجرانوالہ میں شیخ حبیب اللہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے ناظرہ قرآن مجید اپنی والدہ محترمہ سے پڑھا۔ ابتدائی دینی کتابیں مولانا عبید اللہ سندھی صاحبؒ سے پڑھی۔ آپ کی فراغت 1326ھ میں ہوئی۔ 1917ء میں مسجد لائن

(5) حافظ الحدیث مولانا عبد اللہ درخواستی[8] صاحب

(6) شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب[9]

**تصانیف:**

(1) تفسیر حسن بصری کی تحقیق و تعلیق

(2) تفسیر سورۃ الکہف

(3) زاد المنتہی[10]

**وفات:**

آپ طویل بیماری کی وجہ سے 29 اکتوبر 2015ء کو جمعہ کے دن صلوٰۃ عصر سے قبل رحمان میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں وفات پا گئے۔[11]

---

سبحان خان (لاہور) میں درس قرآن کی ابتداء کی۔ اور 1921ء میں انجمن خدام الدین لاہور کی بنیاد رکھی۔ (مولانا عبد القیوم حقانی، مولانا سمیع الحق حیات و خدمات، نوشہرہ: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، فروری 2015ء، ج:ا، ص:52)

[8] آپ محرم الحرام 1324ھ کو مولانا حافظ محمود الدین کے ہاں ضلع رحیم یار خان کے علاقے "درخواست" میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تعلیم سے فراغت کے بعد تبلیغی و تعلیمی خدمات انجام دینا شروع کیں۔ آپ نے مخزن العلوم والفیوض کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ حضرت لاہوریؒ کی وفات کے بعد آپ متفقہ طور پر جمعیت علماء اسلام کے امیر منتخب ہوئے۔ تحریک ختم نبوت 1953ء میں آپ نے پورے ملک میں کام کیا۔ اور قید و بند کی صوبتیں برداشت کیں۔ تغلق روڈ ملتان میں واقع دفتر ختم نبوت کا سنگ بنیاد آپ نے رکھا۔ آپ کے ہزاروں شاگرد پورے جنوبی ایشیاء میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ حدیث شریف کے حافظ کے طور پر پورے ملک میں جانے جاتے تھے۔ آپ 28 اگست 1994ء کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ (حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، فراق یاراں، ملتان: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، طبع اول: فروری 2006ء، ص:75-76)

[9] مولانا سعید الحق جدون، شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ حیات و خدمات (صوابی، دار الارشاد للنشر والتوضیح بام خیل) ص:136-137

[10] فضلاء حقانیہ کی تالیفی، تصنیفی اور اشاعتی خدمات، ص:248

[11] داستان رفتگاں، ص:475

فقہی خدمات

آپ نے فقہ کے حوالے سے صرف دو کتابیں لکھی ہیں۔ جن کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

## (1) مکانتہ اللحیہ فی الاسلام:

### تعارف:

عربی زبان میں لکھی گئی مطبوعہ کتاب ہے۔ یہ درمیانہ سائز کے 96 صفحات پر مشتمل ہے۔ مکانتہ اللحیہ فی الاسلام ڈاکٹر صاحب انتہائی عمدہ کتاب ہے جس پر مفتی زرولی خان صاحب کی تقریظ لکھی ہوئی ہے۔ عصر حاضر میں داڑھی رکھنا ایک مسئلہ بن چکا ہے۔ خاص کر نائن الیون کے بعد تو داڑھی رکھنا متشدد دین کی علامت قرار دی جاتی ہے ایسے حالات میں داڑھی کا مقام جیسی کتاب کا منظر عام پر آنا ایک مستحسن اقدام ہے ڈاکٹر صاحب نے اس نازک موضوع پر قلم اٹھاتے ہوئے داڑھی کی اہمیت کو واضح کیا ہے ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف مذہبی حوالوں سے بلکہ عقلی دلائل سے بھی داڑھی کے فوائد و ثمرات کو بڑے اچھے انداز میں عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔

### سبب تالیف:

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نے ہندوستان اور بنگلہ دیش کے کچھ علماء کے ساتھ مسجد اقصیٰ کا سفر کیا اس سفر کے دوران کئی مرتبہ یہ واقعات پیش آئے کہ وہاں کے نوجوان ان حضرات کی داڑھیاں دیکھ کر مزاحیہ کلمات اور استہزاء کرنے لگے چنانچہ آپ نے اس سفر میں عزم کیا کہ داڑھی کے موضوع پر "**مکانۃ اللحیۃ فی الاسلام**" کے نام سے ایک رسالہ لکھوں گا۔[12]

### تجزیہ و تبصرہ:

یہ کتاب تین فصول پر مشتمل ہے۔ فصل اول میں داڑھی کے وجوب پر دلائل کے دلائل کا ذکر ہے۔ فصل دوم میں داڑھی کی اہمیت پر عقلی دلائل کا ذکر ہے۔ فصل سوم میں بعض لوگوں کے شبہات کے جوابات بیان کئے گئے ہیں احادیث صحیحہ کے ذریعے داڑھی کے وجوب کو ثابت کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے بحث کی ابتداء صحیح بخاری کی اس روایت

[12] الدکتور شیر علی شاہ المدنی، المکانۃ اللحیۃ فی الاسلام، (مکتبۃ الملک فھد، المدینۃ المنورۃ، سعودی عرب 1432ھ) ص:13

سے کی گئی ہے۔ "خالفو المشرکین أو فروا اللحی و اخفوا الشوارب"[13] احادیث میں وارد مشکل الفاظ کی لغوی تحقیق کی گئی ہے داڑھی کی مقدار کو مستند اور معتبر دلائل سے ثابت کیا ہے آخر میں داڑھی پر وارد ہونے والے شبہات اور ان شبہات کے عقلی اور نقلی انداز سے تسلی بخش جوابات دیئے ہیں۔

## (2) ما قال استاذی فی اصول الشاشی:

### تعارف:

یہ کتاب آپ کے درسی افادات ہیں جو آپ کے کے شاگرد مولانا عبد الرحمن نیازی نے دوران درس محفوظ کیا تھا اور بعد میں اسے شائع کیا۔ اور اس کا نام "ما قال استاذی علی اصول الشاشی" رکھا۔ اس کتاب میں 208 صفحات ہیں جو جامعہ مظہر العلوم نیازی سے شائع کی گئی۔ اس کتاب کی تقریضات مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، مولانا انوار الحق صاحب، مولانا عبد الحلیم صاحب (دیر بابا) اور مولانا محمد فانی صاحب نے کی۔

### تبصرہ و تجزیہ:

درس نظامی میں اصول فقہ کی کتابوں میں سب سے پہلے اس کتاب کو پڑھایا جاتا ہے۔ کتاب کے شروع میں تعریف، موضوع اور غرض و غایت بیان کی گئی ہے۔ اس شرح کے بارے میں مولانا ابراہیم فانی تحریر فرماتے ہیں۔ ہر طالب علم کو چاہئے کہ اس کتاب کا مطالعہ کرے کیونکہ اس میں ہمارے حضرت شیخ کے نادر علمی نکات، بہترین اشعار و ضرب الامثال اور نئے قواعد و ضوابط بیان فرمائے ہیں جن کا کسی اور کتاب میں یکجا ملنا مشکل ہے۔[14] اس کتاب میں نحوی تراکیب کی وضاحت کی گئی ہے اور مشکل الفاظ کی لغوی تشریحات کر کے مطالعہ کرنے والے کے لئے آسانی پیدا کی ہے اور اصطلاحات کی جامع تشریح کی گئی ہے اس لئے ایک جگہ پر صاع کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صاع

---

[13] البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری، (لاہور: مکتبہ حمانیہ اُردو بازار، سن ندارد) ج:2 کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار: 64، حدیث: 5892 ص: 399

[14] شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ حیات و خدمات، ص: 262-263

سے مراد ہے۔خشبة منقورة يكال به الاشياء(ترجمہ:یعنی وہ لکڑی جس کو اندر سے خالی کیا گیا ہو تا کہ اس کے ذریعے چیزوں کو ناپا جاسکے۔[15]

## مولانا میاں سعد الباقی صاحب

### پیدائش:

آپ ضلع نوشہرہ کے گاؤں زیارت کاکا صاحب میں حافظ عطاء اللہ شاہ کے ہاں 1980ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا شمار جامعہ حقانیہ کے قدیم فضلاء میں ہوتا ہے آپ کا خاندان ہمیشہ سے جامعہ حقانیہ سے متعلق رہا۔

### ابتدائی تعلیم:

آپ نے ابتدائی دینی و عصری تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کر کے جامعہ حقانیہ میں داخلہ لیا درجہ اولیٰ سے دینی کتب کا آغاز کیا 2003ء میں دورہ حدیث کر کے سند فراغت حاصل کی اسی وفاق المدارس میں دورہ حدیث کا امتحان دے کر ممتاز حیثیت حاصل کی۔ دارالعلوم حقانیہ میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا پشاور یونیورسٹی سے ایم۔اے کی ڈگری کے حقدار قرار پائے۔[16]

### درس و تدریس:

فراغت کے بعد فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی فرید صاحب رحمہ اللہ کے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی میں تدریسی خدمات کے لئے تعینات ہوئے اور تاحال وہیں پر تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔[17]

### فقہی خدمات

### (1) قربانی کے فضائل و مسائل:

### تعارف:

آپ کی یہ تصنیف سعد برادرز نوشہرہ سے نشر کی گئی۔ سن اشاعت درج نہیں جس میں صفحات کی تعداد 15 ہے۔

---

[15] مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ، ما قال استاذی علی اصول الشاشی (افغانستان، مظہر العلوم نیازی ڈیرے کلے خوست، مارچ 2020ء) ص:92

[16] فضلاء حقانیہ کی تالیفی، تصنیفی اور اشاعتی خدمات، ص:106

[17] انٹرویو: بمقام دارالعلوم صدیقیہ زروبی، ضلع صوابی، بتاریخ 2021-06-20

تجزیہ:

اس مختصر رسالے میں ابواب بندی نہیں کی گئی اور نہ ہی دوسری کتابوں کی طرح ابتداء میں فہرست بنائی گئی ہے۔ ابتداء میں قربانی کا لغوی اور شرعی معنیٰ اور مشروعیت ذکر کیا گیا ہے اس کے علاوہ قربانی کی اقسام اور نصاب قربانی اور شرائط قربانی فقہی کتب اور مختلف فتاویٰ جات سے بحوالہ ذکر کئے گئے ہیں۔ قربانی کے جانور کے مسائل فتاوی جات سے ذکر کرتے ہیں حوالہ کو بریکٹ میں درج کرتے ہیں ایک جگہ پر قربانی کے جانور کے بارے میں مسئلہ ذکر کرتے ہیں کہ " قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد کسی کو شریک کرنا جائز ہے لیکن خریدنے سے پہلے شریک کرنا بہتر ہے۔"[18] قربانی کے دیگر مسائل بھی ذکر کرتے ہیں قربانی کے جانور پر مکمل مسائل کی شکل میں بیان کرتے ہیں۔ چاہے وہ قربانی کی کھال ہو یا جانور کے اعضائے مکروہ یعنی وہ اعضاء جن کا کھانا حرام ہے۔ آخر میں تکبیرات تشریق، عرفہ کا دن اور عیدین کے مسائل حوالہ جات کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ حوالہ میں کتاب کا نام پھر باب کا نام اور صفحہ ذکر کرتے ہیں۔

## (2)ذی الحجہ کے فضائل واحکام:

### تعارف:

آپ کا یہ موضوع "درر الفرید" میں صفحہ نمبر 37 ہے۔

### تجزیہ:

آپ اس مجلہ میں ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن کی اہمیت بیان کرتے ہوئے احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں۔ اس مہینے میں جو عبادات کی جاتی ہیں ان کے فضائل بیان کرتے ہیں حوالہ درج کرتے ہیں حج میں جو اہم ارکان ہیں ان کی وضاحت کتب احادیث صحیحہ کا حوالہ درج کر کے کیا گیا ہے اسی طرح اس مہینے کی اہم عبادت قربانی کی وضاحت بھی فقہی کتب کا حوالہ دے کر کیا گیا ہے اس کے علاوہ تکبیرات تشریق کا حوالہ بھی بریکٹ میں درج کیا گیا ہے۔

---

[18] مولانا عبدالحقؒ، فتاویٰ حقانیہ، مؤتمر المصنفین جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، ج:6، ص:470

## مولانا صدیق اللہ حقانی صاحب

### پیدائش:

مولانا صدیق اللہ حقانی بن مولانا سید محمد حقانی 5 مارچ 1990ء کو نوشہرہ میں پیدا ہوئے۔

### ابتدائی دینی و عصری تعلیم:

آپ نے ابتدائی عصری تعلیم جی، پی، ایس اکوڑہ خٹک سے حاصل کی ابتدائی دینی تعلیم کی ابتداء اپنے والد صاحب سے کی۔ آپ نے حفظ القرآن مولانا قاری عبد السمیع صاحب سے کیا۔ 2002ء میں جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ میں داخلہ لے کر نا صرف حفظ القرآن کی تکمیل کی بلکہ تجوید کا کورس بھی مکمل کیا پھر دینی علوم کی پیاس بجھانے کے لئے اسی مدرسہ میں درجہ متوسطہ میں داخلہ لیا۔ ثالثہ تک اس مدرسہ میں دینی علوم حاصل کرتے رہے۔ درجہ رابعہ سے درجہ سادسہ تک جامعہ حقانیہ میں دینی علوم حاصل کرتے رہے۔ موقوف علیہ کے لیے جامعہ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ شیر گڑھ میں داخلہ کیا۔ دورہ حدیث کے لیے جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کا انتخاب کیا۔ 2010ء میں جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ تخصص فی الفقہ کی تکمیل مفتی سیف اللہ حقانی سے 2014ء میں کی۔ مولانا نور الہادی صاحب سے دورہ تفسیر پڑھا۔

### درس و تدریس:

آپ نے تدریس کی ابتداء جامعہ منار القرآن نوشہرہ سے شروع کی۔ آپ نے بیس سال تک جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ اور ابھی جامعہ محمدیہ تعلیم القرآن میں تدریس کے فرئض ادا کر رہے ہیں۔[19]

### تصانیف:

(1) قرآن کریم کا خلاصہ ربط اور شان نزول
(2) تحقیق المنطق
(3) نوجوانانو سرہ دہ راز خبرے
(4) تنویر النحو شرح ہدایۃ النحو

[19] امتیاز علی حقانی، فضلاء حقانیہ کی تفسیری خدمات، (مردان: عبد الولی خان یونیورسٹی، پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر) ص:170

(5)دہ روڑے فضائل او مسائل

(6)کامیاب خطیب

(7) مقدمہ تفسیر شاہ منصوری

(8) موبائل فون کے جدید مسائل اور ان کا حل

(9) یواقیت الاعمال

(10)خلاصۃ التجوید

(11)جنتی عورت

(12)فوائد مکیہ

(13)درود شریف کے فضائل

(14)مستند تقریرونہ

## فقہی خدمات

## (1)رمضان کے فضائل و مسائل

### تعارف:

آپ کی یہ تصنیف رمضان کے فضائل و مسائل کے موضوع پر ہے جو پشتو زبان میں اپریل 2018ء میں جامعہ مکتبہ رشیدیہ کابل سے طبع کی گئی ہے اس کے صفحات کی تعداد 248 ہے۔

### تجزیہ:

آپ نے اس کتاب میں رمضان کے فضائل اور مسائل کا ذکر تحقیقی انداز میں کیا ہے۔ شروع میں رؤیت ہلال پر روزہ یا عید کرنے پر سوالاًجواباً بحث کی گئی ہے۔ آپ نے اس میں ابواب بندی نہیں کی مسائل کا ذکر سوال و جواب کی شکل میں کیا ہے مستند حوالوں کے ذریعے ذکر کیا گیا ہے حوالوں کا ذکر حاشیہ میں لکھا ہے جس جگہ حدیث ذکر کیا گیا ہے وہاں لوگوں کی آسانی کے لئے اس حدیث کا ترجمہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔

## (2)موبائل فون کے متعلق شرعی مسائل اور ان کا حل

### تعارف:

آپ کی یہ تصنیف موبائل کے شرعی مسائل کے متعلق ہے۔یہ کتاب مکتبہ رشیدیہ پشاور سے نشر کی گئی اس میں صفحات کی تعداد 95 ہے۔

### تجزیہ:

آپ نے اس کتاب میں موبائل کے مسائل اور ان کے حل کا قرآن وحدیث کی روشنی میں ذکر کیا ہے۔جس میں پہلے موبائل فون اور اس کے معاشی نقصانات کا ذکر کیا گیا ہے۔اسی طرح موبائل فون کے آداب بیان کیے گئے ہیں موبائل فون دوران نماز بند کرنے کا حکم ذکر کیا گیا ہے اس کے علاوہ ایزی لوڈ کے ذریعے سود کے مسئلے کی وضاحت کی گئی ہے اور موبائل فون کے ذریعے چاند کے شہادت کا مسئلہ بھی واضح کیا گیا ہے موبائل فون کے ذریعے طلاق کے مسئلے کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

## مفتی ضیاء الرحمن صاحب

### پیدائش:

آپ 9 اکتوبر 1983ء کو حاجی دولت خان کے ہاں نوشہرہ میں پیدا ہوئے۔

### ابتدائی دینی تعلیم:

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی۔حفظ القرآن کی سعادت دارالعلوم اسلامیہ اضاخیل نوشہرہ سے حاصل کی۔دینی کتب کے حصول کے لیے جامعہ امدادیہ فیصل آباد کا انتخاب کیا۔پہلے تین درجے جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں پڑھے۔درجہ رابعہ سے دورہ حدیث تک جامعہ حقانیہ میں علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ 2009ء میں سند فراغت حاصل کی اگلے سال دارالعلوم حقانیہ میں مفتی سیف اللہ صاحب سے تخصص فی الفقہ میں افتاء کیا۔

### درس وتدریس:

فراغت کے بعد درس و تدریس کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔ آج کل دارالعلوم اسلامیہ اضاخیل میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اس جامعہ میں ناظم تعلیمات کے فرائض بھی آپ کے سپرد ہیں۔

**تصوف:**

آپ نے تصوف میں مفتی فرید صاحب سے بیعت کیا لیکن ان کی وفات کے بعد اصلاحی تعلق حضرت مولانا پیر کمال شاہ صاحب کے ساتھ قائم کیا جو کہ مفتی فرید صاحب کے خادم خاص اور سلاسل اربعہ میں مجاز ہیں۔[20]

**مشہور اساتذہ کرام:**

(1)مولانا سمیع الحق شہید

(2)ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ صاحب

(3)مولانا مغفور اللہ صاحب

(4)مفتی سیف اللہ صاحب

(5)مولانا انوار الحق صاحب

(6)مولانا حافظ شوکت صاحب

(7)مولانا فیض الرحمن صاحب

(8)مفتی غلام قادر صاحب

(9)مفتی مختار اللہ صاحب

(10)مولانا سعید الرحمن صاحب[21]

(11)مولانا عبد الحلیم صاحب[22]

---

[20] انٹرویو: بمقام دارالعلوم اسلامیہ، اضاخیل، نوشہرہ، بتاریخ 2021-03-30

[21] آپ ضلع دیر کے علاقے اوچ میں 1961ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی۔ 1989ء میں جامعہ فاروقیہ میں دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ تدریس کا آغاز علاقہ ٹل سے کیا۔ اور موجودہ وقت میں جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ (حقانیہ ڈائری، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور: العصر پرنٹرز، 2018) ص: ندارد)

[22] آپ مولانا قاضی محمد یوسف صاحب کے گھر 1937ء میں "اوچ" ضلع دیر میں پیدا ہوئے۔ مختلف مدارس میں علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ 1954ء میں دارالعلوم حقانیہ سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ تدریس کے شعبے میں مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

**تصانیف:**

(1)فدیہ، حیلہ، اسقاط اور اس کے متعلقہ مسائل (مطبوع)

(2)سلاسل فریدیہ (مطبوع)

(3)توضیح المنطق (مطبوع)

(4)کتاب نماز مع مسنون دعائیں (مطبوع)

**فقہی خدمات**

**(1)فدیہ، حیلہ اسقاط اور اس کے متعلقہ مسائل**

**تعارف:**

مفتی صاحب کی یہ تصنیف فدیہ، حیلہ اسقاط اور اس کے متعلقہ مسائل کے نام سے ہے۔جو اردو زبان میں ایک سو اکتیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اور یہ تصنیف 2014ء کو دارالعلوم رحیمیہ قاسم براستہ تاروجبہ ضلع نوشہرہ سے شائع ہوا۔

**تجزیہ:**

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔پہلے باب میں قضاء نماز اور قضاءروزوں کے مسائل کے بیان کا ذکر ہے دوسرے باب میں فدیہ کے مسائل کا ذکر ہے باب سوم حج، زکوۃ، عشر، منذور صدقہ اور حقوق العباد کے حکم کا ذکر ہے باب چہارم میں ان نمازوں اور روزوں کے بیان کا ذکر ہے جن کا فدیہ نہیں ہے۔باب پنجم میں وصیت اور ترکہ کے بیان کا ذکر ہے اور باب ششم میں حیلہ کا معنی، اقسام، شرائط اور مروجہ حیلہ اسقاط کا ذکر ہے۔ مروجہ حیلہ اسقاط اکابر علماء کرام کے فتوؤں کی نظر میں پیش کئے گئے ہیں آپ نے اس کتاب میں فقہاء کرام کی آراء کو تحقیقی انداز میں پیش کیا ہے۔فدیہ، حیلہ، اسقاط اوراس کے متعلقہ مسائل کو مدلل اور مفصل انداز میں بیان کیا ہے۔[23]

---

میں مدرس رہے۔فوج میں خطابت کے شعبے سے بھی منسلک رہے۔1970ء میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں مدرس مقرر ہوئے۔اور تاحال دارالعلوم حقانیہ میں تدریس کی ذمہ داریاں نبھارہے ہیں۔(مفتی غلام الرحمن صاحب ،روشن چراغ،(پشاور العصر اکیڈمی جامعہ عثمانیہ،مارچ2016ء)ص:197۔200 )

[23]ماہنامہ القاسم، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ، (ستمبر2014ء)ص: 75

## مولانا عبد الباری جان صاحب

### پیدائش:

آپ 1983ء میں ضلع نوشہرہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں مصری بانڈہ میں مولانا نثار محمد حقانی کے گھر پیدا ہوئے۔

### ابتدائی عصری و دینی تعلیم:

آپ نے عصری تعلیم کی ابتداء گورنمنٹ پرائمری سکول کریم آباد سے شروع کی۔ میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول مرہٹی بانڈہ (نوشہرہ) سے 1999ء میں پاس کیا۔ ابتدائی دینی تعلیم کا آغاز اپنے والد سے ناظرہ قرآن سے کیا اس کے علاوہ قرآن پاک حفظ کیا۔ 2000ء میں وفاق المدارس سے سند حفظ القرآن حاصل کیا۔ دینی کتب کے لیے جامعہ اسلامیہ اضاخیل میں داخلہ لیا درجہ ثانیہ کے لیے مدرسہ تعلیم القرآن باڑہ گیٹ میں داخلہ لیا درجہ سادسہ تک اسی میں مدرسہ میں دین کی روشنی سے منور ہوتے رہے بعد ازاں موقوف علیہ کے لیے مدرسہ مظاہر العلوم کا انتخاب کیا جہاں موقوف علیہ کی کتابیں پڑھنے کے بعد دورہ حدیث کے لیے جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کا انتخاب کیا 2009ء میں جامعہ حقانیہ سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی میں تخصص فی الفقہ کا کورس کیا مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کے مشورے پر مفتی اسماعیل صاحب کے مدرسے جامعہ بنوریہ للتعلیمات النبویہ میں تخصص فی الفقہ کا کورس کیا۔

### درس و تدریس:

مفتی اسماعیل صاحب کے مدرسے میں تخصص کرنے کے بعد مفتی صاحب کے مشورے پر ان کی نگرانی میں دارالافتاء اور تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے اپنے والد صاحب کے حکم پر اپنے علاقے میں مدرسہ بحر العلوم (للبنین و لبنات) کی بنیاد بدست مولانا عبد الحلیم صاحب (دیر باباجی) رکھا۔ جس میں طالبات کے درجات دورہ حدیث تک ہیں جبکہ طلبہ کو درجہ ثالثہ تک کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ حفظ و ناظرہ کی کلاسیں بھی ہیں۔

### مشہور اساتذہ کرام:

1- مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب

2- مولانا عبد الحلیم صاحب (دیر باباجی)

3-مفتی محمد اسماعیل طورو[24]

**تصنیفات:**

1-قربانی وعید قرباں کے مسائل وفضائل (مطبوع)

2-احکام المساجد اور کچھ تاریخی مساجد (غیر مطبوع)

فقہی خدمات

## (1) قربانی وعید قرباں کے مسائل وفضائل

**تعارف:**

آپ کی یہ کتاب مصری بانڈہ اکوڑہ خٹک سے نشر کی گئی ہے اس میں صفحات کی تعداد 75 ہے اس کتاب کو مفتی مختار اللہ صاحب نے پسند کیا ہے۔

**تجزیہ:**

اس تصنیف کی ابتداء میں حج کی اہمیت بھی واضح کی گئی ہے چونکہ قربانی حج کا ایک رکن ہے اس وجہ سے شروع میں حج کے بارے میں قرآن کی آیات، احادیث نبوی ﷺ لائی گئی ہیں لیکن آیات اور احادیث کو بغیر اعراب کے لائی گئی ہیں اور نہ ہی کوئی حوالہ دیا گیا ہے لیکن ان کا ترجمہ کیا گیا ہے قربانی کے اشکالات کا علمی جائزہ لیا گیا ہے اشکالات کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ماہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی فضیلت کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ تکبیر تشریق کے فضائل و احکام ذکر کئے گئے ہیں ان تکبیرات کی کے حکم کے بارے میں قرآن کی آیت بحوالہ لائی گئی ہے۔ اور ان کے احکام مسئلوں کے ذریعے مختلف فتاویٰ جات سے بحوالہ درج کئے گئے ہیں۔ مثلا ایک جگہ مسئلہ ہے۔" کہ اگر کسی

[24] انٹرویو بمقام مدرسہ بحر العلوم مصری بانڈہ، بتاریخ 2021-04-04

نماز کے بعد امام یہ تکبیر کہنا بھول جائے۔ تو مقتدیوں کو چاہیے کہ فوراخود تکبیر کہہ دیں امام کے تکبیر کہنے کا انتظار نہ کریں۔"[25] قربانی کی ابتداء سے اختتام تک تمام مسائل کو فقہی کتب اور فتاوی کے ذریعے بحوالہ ذکر کیا گیا ہے۔

## مولانا سید نعیم اللہ جان حقانی صاحب

### پیدائش:

آپ 5 اگست 1974ء کو مولوی سعید اللہ صاحب کے ہاں نوشہرہ سٹی میں پیدا ہوئے۔ جب کہ آپ کے بقول 12 جون 1973ء کو پیدا ہوئے۔

### ابتدائی عصری و دینی تعلیم:

آپ نے 1980ء میں عصری تعلیم کی ابتداء اپنے علاقے کے سکول سے شروع کی۔ 1990ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ 1995ء میں مزید تعلیم کے لئے پشاور گئے جہاں آپ نے ڈی کام کیا اس دوران علماء کی صحبت کے زیر اثر رہنے کی وجہ سے اباخیل ضلع نوشہرہ میں میں بعض علماء سے ابتدائی صرفی و نحوی دینی کتب پڑھیں۔ 1998ء میں ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں درجہ ثانیہ میں داخلہ لیا۔ 2005ء میں میں دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ ساتھ ساتھ وفاق المدارس کے امتحانات بھی دیتے رہے۔ 2007ء میں جامعہ حقانیہ مفتی سیف اللہ صاحبؒ کی زیر نگرانی تخصص فی الافتاء کیا۔

### تدریس:

فراغت کے بعد چند سال سعودی عرب میں گزارے۔ جہاں پر جامعہ ملک عبد العزیز میں بطور سپر وائزر کے خدمات سر انجام دیں۔ اس دوران عمرہ زائرین اور حجاج کی خدمت کا بھی موقع ملا۔ 2012ء میں وطن واپسی پر جامعہ ترتیل القرآن نوشہرہ کینٹ میں تدریس کا باقاعدہ آغاز کیا۔ ابھی تک اسی مدرسہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ افتاء کا کورس بھی پڑھاتے ہیں۔

---

[25] مولانا سید امیر علی، الفتاویٰ الھندیہ، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، سن ندارد) ج:1، ص:152

مشہور اساتذہ کرام:

(1) مولاناڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب

(2) مفتی سیف اللہ حقانی صاحبؒ

(3) مولانا سمیع الحق شہید صاحبؒ

(4) مولانا مغفور اللہ صاحبؒ

(5) مولانا عبدالحلیم صاحبؒ[26]

تصانیف:

(1) درود شریف (مخطوطہ)

(2) عقود المرجان فی صیام رمضان (مطبوعہ)

## فقہی خدمات

### (1)عقود المرجان فی صیام رمضان:

تعارف:

اس تصنیف میں روزے کے مسائل، فضائل اور شرائط بیان کئے گئے ہیں اس کتاب کو ادارۃ المعارف والتحقیقات الاسلامیہ جامعہ ہاشمیہ سالار خیل لکی مروت سے شعبان 1434ھ میں نشر کیا گیا اس کے صفحات کی تعداد 155 ہے۔اس کتاب پر مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ، مولانا مغفور اللہ صاحب، مفتی سیف اللہ مروت صاحبؒ کی تقریظات شامل ہیں۔

تجزیہ:

اس تصنیف میں ابواب کی ترتیب نہیں کی گئی بلکہ روزے کے فضائل، شرائط، مفسدات، مکروہات، کفارہ کا بیان اور فدیہ کی تفصیل دے کر ترتیب دیا گیا ہے رمضان کے مہینے کے بارے میں قرآن کی آیات ذکر کرتے ہیں آیات پر اعراب بھی لگاتے ہیں جبکہ آیت کا ترجمہ نہیں کرتے آیت کا حوالہ آیت کے ساتھ بریکٹ میں دیتے ہیں رمضان کے

[26] انٹرویو جامعہ ترتیل القرآن بمقام نوشہرہ کینٹ بتاریخ 2021-04-03

مہینے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ مہینہ بہت برکتوں والا مہینہ ہے اور مقدس مہینے میں قران مجید نازل کیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآن"[27] روزے کے فضائل و مسائل کے بارے میں احادیث کی کتب سے عبارات نقل کرتے ہیں ان احادیث کی عبارت پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں اور ساتھ اس کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے چنانچہ ایک جگہ حدیث نقل کرتے ہیں"اغْزُوا تَغْنَمُوا ، وَصُومُوا تَصِحُّوا ، وَسَافِرُوا تَسْتَغْنُو "[28]

ترجمہ:" جہاد کرو غنیمت حاصل ہو گی روزے رکھو تندرست رہو گے سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔" اسی طرح فقہ کی کتب اور فتاویٰ جات کی کتب سے بھی عبارت ترجمہ بمع حوالہ نقل کرتے ہیں مسئلہ کو سوال کی صورت میں بیان کرتے ہیں فائدہ کے طور پر اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں قضاء عمری کی شرعی حیثیت کو واضح کرنے کے لئے دارالعلوم حقانیہ کا فتویٰ بھی لکھا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں قارئین کی آسانی کے لئے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے خطبے بھی دیئے گئے ہیں۔

---

[27] سورۃ البقرہ 2؛185

[28] حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (581ھ-656ھ)، الترغیب والترہیب (بیروت: دار الکتب العلمیہ لبنان 1417ھ)، ج:2، ص:8